امام صادقؑ آنلائن مدرسہ

خلاصۂ درس: ۲

کلمہ کی تعریف: وہ لفظ جو کسی مفرد معنی کی لئے بنایا گیا ہو۔ (یہاں پر **مفرد** سے مراد جملہ اور مرکب کی ضد ہے۔)

- کلمہ کی صرف تین قسمیں ہیں: اسم، فعل اور حرف۔

حصر عقلی: ایسی تقسیم جو نفی و اثبات کے درمیان دائر ہوتی ہے اور عقلی اعتبار سے دو قسم سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں تک ممکن ہو یہ تقسیم جاری رہتی ہے۔

کلمہ کے تین ہی قسموں میں منحصر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ یا تو اپنے مستقل معنی پر دلالت نہیں کرتا ہے تو **حرف** ہے یا اپنے مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے اور وہ معنی تینوں زمانوں میں سے کسی ایک سے ملا ہوتا ہے تو **فعل** ہے نہ ملا ہو تو **اسم** ہے۔

تعریف اسم: اسم ایسا کلمہ ہے جو اپنی وضع اور ساخت کی بنیاد پر ایسے مستقل معنی پر دلالت کرتا ہے جو ماضی، حال اور مستقبل میں سے کسی ایک زمانہ سے بھی ملا ہوا نہ ہو جیسے **رجل** (مرد)، **علم** (جاننا)۔

- کسی لفظ کی دلالت اس کے معنی کے اوپر کبھی وضع کی بنیاد پر ہوتی ہے (یعنی لفظ جس معنی کے لئے بنایا گیا ہے) جیسے: قَمَرٌ کی دلالت آسمانی چاند پر، اور کبھی استعمال کی بنیاد پر جیسے: قَمَرٌ کی دلالت بیٹے پر۔

اسم کی دس علامتیں ہیں:

۱۔ اخبار عنہ صحیح ہونا جیسے: البُخْلُ عَارٌ

۲۔ مضاف ہونا جیسے: صَدْرُ الْعَاقِلِ صُنْدُوقُ سِرِّه

۳۔ لام تعریف کا داخل ہونا جیسے: قَدْرُ الرَّجُلِ عَلَى قَدْرِ هِمَّتِه

۴۔ جر داخل ہونا جیسے: الظَّفَرُ بِالْحَزْمِ و أَفْضَلُ الزُّهْدِ إِخْفَاءُ الزُّهْدِ

۵۔ تنوین داخل ہونا جیسے: الْعِلْمُ وِرَاثَةٌ كَرِيْمَةٌ

۶۔ تثنیہ ہونا جیسے: هَلَكَ فِيَّ رَجُلاَنِ: مُحِبٌّ غَالٍ وَ مُبْغِضٌ قَالٍ

۷۔ جمع ہونا جیسے: اَلآدَابُ حُلَلٌ مُجَدَّدَةٌ و مَنِ اشْتَاقَ إِلَى الْجَنَّةِ سَلاَ عَنِ الشَّهَوَاتِ